کاوش کے بعد یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ بھی صحیح ہے اور وہ بھی صحیح ہے، یا یہ کہ یہ صحیح ہے لیکن احتمال موجود ہے کہ یہ خطاء ہو اور وہ خطاء ہے۔ اس احتمال کے ساتھ کہ صواب ہو، دنیا میں تو یہ ہے ہی، قبر میں بھی منکر نکیر نہیں پوچھیں گے کہ رفع یدین حق تھا یا ترک رفع یدین حق تھا؟ آمین بالجہر حق تھی یا بالسّر حق تھی؟ برزخ میں بھی اس کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا، اور قبر میں بھی یہ سوال نہیں ہوگا۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کے الفاظ یہ تھے: ''اللہ تعالیٰ شافعی رحمہ اللہ کو رسوا کرے گا نہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو نہ مالک رحمہ اللہ کو نہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے علم کا انعام دیا ہے، جن کے ساتھ اپنی مخلوق کے بہت بڑے حصے کو لگا دیا ہے، جنہوں نے نور ہدایت چار سُو پھیلا دیا ہے، جن کی زندگیاں سنت کا نور پھیلانے میں گزریں۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کو رسوا نہیں کرے گا کہ وہاں میدان محشر میں کھڑا کر کے یہ معلوم کرے کہ ابوحنیفہ نے صحیح کہا تھا یا شافعی رحمہ اللہ نے غلط کہا تھا یا اس کے برعکس، یہ نہیں ہوگا۔

تو جس چیز کو نہ دنیا میں کہیں نکھرنا ہے، نہ برزخ میں، اسی کے پیچھے پڑ کر ہم نے اپنی عمر ضائع کر دی، اپنی قوت صرف کر دی اور جو صحیح اسلام کی دعوت تھی۔ مجمع علیہ اور سبھی کے مابین جو مسائل متفقہ تھے اور دین کی جو ضروریات سب ہی کے نزدیک اہم تھیں، جن کی دعوت انبیاء کرام لے کر آئے تھے، جن کی دعوت کو عام کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا تھا اور وہ منکرات جن کو مٹانے کی کوشش ہم پر فرض کی گئی تھی آج یہ دعوت تو نہیں دی جا رہی۔ یہ ضروریات دین تو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو رہی ہیں اور وہ منکرات جن کو مٹانے میں ہمیں لگے رہنا چاہیے تھا وہ پھیل رہے ہیں، گمراہی پھیل رہی ہے، الحاد آ رہا ہے، شرک و بت پرستی چل رہی ہے، حرام و حلال کا امتیاز اٹھ رہا ہے، لیکن ہم لگے ہوئے ہیں، ان فرعی و فروعی بحثوں میں۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا، یوں غمگین بیٹھا ہوں اور محسوس کر رہا ہوں کہ عمر ضائع کر دی۔'' [وحدت امت، صفحہ ۱۸۔۲۰]

اسی قسم کا ایک واقعہ قاری محمد طیب صاحب نے لکھا ہے، فرماتے ہیں: ''حضرت گنگوہی نے ایک رسالہ لکھا **هداية المعتدي في قراءة المقتدي**، یہ فاتحہ خلف الامام کے بارے میں لکھا، اس کو پڑھ کر مجمع کو سنایا، سب نے کہا، اس کو چھپنا چاہیے، یہ تو بڑی بنیادی چیز ہے، حضرت نے فرمایا، چھاپنے سے کوئی فائدہ نہیں، اگر اس کتاب کے ذریعے سو میں سے ایک کی اصلاح ہوئی تو ۹۹ گمراہ بھی اسی کتاب سے ہوں گے۔'' [مضمون قاری محمد طیب صاحب، صدی کا انقلاب، شائع شدہ، خدام الدین، لاہور ۲۱ نومبر ۱۹۸۰ء]

اہل حدیث کا امتیاز: مذکورہ حضرات کے برعکس اہل حدیث کا حدیث کے بارے میں طرز فکر و عمل کیا ہے؟ بغیر کسی ذہنی تحفظ اور فقہی عصبیت کے حدیث پر عمل کرنا، اس لئے وہ ہر اس حدیث پر عمل کرنا ضروری اور باعث سعادت سمجھتے ہیں جو محدثین کے نقد حدیث کے اصول کے مطابق صحیح ہو، وہ خواہ مخواہ کسی صحیح حدیث کو ضعیف اور ضعیف کو صحیح قرار نہیں دیتے، کیونکہ ان کو اس کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی، محدثین کرام نے بھی جمع و تدوین حدیث کا کام اسی بے لوث انداز سے کیا اور فقہائے محدثین نے بھی انہیں اسی بنیاد پر فقہی ابواب کے تحت مرتب کیا اور ان کے علم و عمل کے وارث اہل حدیث، اہل الاثر اور السلفیون بھی ہر صحیح حدیث پر عمل کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے مقابلے میں کسی کی رائے اور فتویٰ کو ترجیح نہیں دیتے، اس لئے وہ حدیث کی تدریس میں کسی ذہنی خلجان کا شکار ہوتے ہیں نہ شرح و تفسیر میں ضمیر کی خلش میں مبتلا، کیونکہ حدیث کی ہمہ نوعی خدمت سے ان کا مقصد باطل کی تردید اور حق کے اثبات کے سوا کچھ نہیں ہوتا، اسی لئے حدیث میں ان کی بابت بجا طور پر کہا گیا ہے: ''ہر دور میں صاحب عدل و انصاف اس علم کے حامل ہوں گے، جو غلو کرنے والوں کے غلو، باطل پرستوں کے باطل اور جاہل لوگوں کی تاویلات کی تردید کرتے رہیں گے۔'' [مشکوۃ، کتاب العلم، رقم ۲۴۸، بہ تحقیق شیخ البانی رحمہ اللہ]

اس حدیث کا مصداق بھی حدیث کا دفاع اور اس کی حفاظت کرنے والے اہل حدیث ہی ہیں، چنانچہ امام نووی یہ حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں: (وهذه أخبار منه صلى الله عليه وسلم بصيانة العلم وحفظه و عدالة ناقليه و ان الله تعالى يوفق له في كل عصر خلفا من العدول يحملونه و ينفون عنه التحريف وما بعده فلا يضيع، و هذا تصريح بعدالة حامليه في كل عصر، و هكذا وقع ولله الحمد، وهذا من أعلام النبوة، ولا يضر مع هذا كون بعض الفساق يعرف شيئا من العلم، فان الحديث انما هو اخبار بان العدول يحملونه لا ان غير هم لا يعون شيئا منه، والله اعلم) [تہذیب الاسماء واللغات، جلد ا صفحہ ۷ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر]

اہل حدیث یا السّلفی کہلانے والے اسی قبیلے کے فرد اور اسی کاروان کے ساتھی ہیں، جو ہر دور میں حدیث کی حفاظت و صیانت میں سینہ سپر رہے ہیں اور ان کی شروحات حدیث وغیرہ بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے، جس کا سلسلہ صحابہ و تابعین سے چلا آرہا ہے۔

تقبل الله جهودهم وشكر الله مساعيهم ووفقهم المزيد لما يحب و يرضى.

اللهم اجعلنا منهم و احشرنا في زمرتهم والحقنامعهم، آمين.

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

تحریر: میاں محمد الیاس کھوہار

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ [آل عمران:۸۲،۸۱] ترجمہ: ’’اور جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا کہ اگر میں تمہیں کتاب وحکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو اس کتاب کی تصدیق کرتا ہو جو تمہارے پاس ہے تمہیں لازماً ان پر ایمان لانا ہوگا اور ان کی نصرت کرنا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا تم اقرار کرتے ہو؟ نبیوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جو بھی اس عہد سے پھر جائے تو ایسے لوگ فاسق ہیں۔‘‘

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کے تمام نبیوں سے روز ازل میں اللہ تعالیٰ نے یہ قول وقرار اور وعدہ لیا تھا کہ اگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو تمہارے زمانے میں بھیجیں تو تم پر فرض ہوگا کہ تم ان پر ایمان لا کر ان کی امداد کرنا۔ اگر تم اس کا اقرار کرتے ہو تو ہم تمہیں نبی علیہ السلام اور رسول علیہ السلام بنا کر بھیجیں گے اور تمہیں کتاب وحکمت دیں گے۔ تو ان سب نبیوں علیہم السلام اور رسولوں علیہم السلام نے اس کا اقرار کیا اور دنیا میں جب اپنے اپنے زمانے میں مبعوث ہوئے تو اپنی اپنی امتوں کو یہ نصیحت اور وصیت فرمائی کہ اگر تم حضرت محمد ﷺ کا زمانہ پاؤ تو تم ان پر ایمان لا کر ان کی مدد کرنا۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں: ’’جو لوگ ایسے نبی امی کی اتباع کرتے ہیں جن کو وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو حرام بتاتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے

ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ ان نبی ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں۔ جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔'' [الاعراف:۱۵۷]

اس نبی امیؐ سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ جن کے آنے کی پیشین گوئی تورات، انجیل اور دیگر آسمانی کتب میں آئی۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور مرتبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا کہ اگر تمہاری نبوت کے دوران حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئیں تو تمہیں اپنی نبوت کی تبلیغ چھوڑ کر حضرت محمد ﷺ کی اتباع اور تابعداری کرنا ہوگی اور ساتھ ان کی مدد بھی کرنا ہوگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام کائنات کا سردار، امام، پیشوا اور مقتداء بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ کے مقابلے میں دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کا درجہ بھی آپ ﷺ سے کم ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی آپ ﷺ کی عظمت اور رفعت کو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا۔

اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ﷺ اس وقت سے ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی کی صورت میں تھے اور جناب حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں۔ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ کی بعثت کیلئے آپ ﷺ کی ولادت سے تقریباً چار ہزار سال پہلے یہ دعا کی تھی۔ ''اے ہمارے رب ان میں، ان ہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور انہیں پاک کرے بے شک تو غلبے والا اور حکمت والا ہے۔'' [البقرۃ:۱۲۹]

اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نقل فرمایا: ''اور جب مریم علیہا السلام کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی بھی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ﷺ ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔'' [الصف:۶]

احمد حضور ﷺ کا اسم گرامی ہے جو کہ مذکورہ آیت کریمہ میں ذکر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے دور میں آپ ﷺ کے آنے کی خوشخبری دی ہے۔ جس سے آپ ﷺ کی فضیلت اور رفعت وعظمت ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ ابھی دنیا میں تشریف لائے ہی نہیں لیکن آپ ﷺ کے دنیا میں آنے کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ بھی بڑی عظمت والا ہے کہ جس کا مطلب

ہے کہ جس کی بہت زیادہ تعریف کی گئی ہو۔یعنی ساری مخلوق جس کی تعریف کرے سارا جگ جس کی تعریف کرے بلکہ کائنات کا رب جس کی تعریف کرے اس کو کہتے ہیں محمد ﷺ۔اس کے علاوہ آپ ﷺ کے بے شمار صفاتی نام ہیں۔آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے پانچ خصوصی نام ہیں۔میں محمد ﷺ بھی ہوں احمد بھی ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ قیامت والے دن سب سے پہلے میں اٹھوں گا اور سب لوگ میرے پیچھے اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں (یعنی میں سب سے پیچھے آنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ [صحیح بخاری]

ہمارے پیرومرشد جناب حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عظمت اور رفعت سے نوازا ہے۔ تمام کائنات کا سردار، تاجدار کائنات کا امام و پیشوا بنا کر بھیجا اور پھر آپ ﷺ کو مبعوث کر کے اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر یہ احسان جتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث کر کے مومنوں پر احسان کیا قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [آل عمران:۱۶۴] ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے رسول مبعوث فرمایا جو اس کی آیات پڑھ کر ان کو سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔یقیناً یہ سب لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان پر بے حد وحساب احسانات کیے ہیں اور اس کو لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے۔جن نعمتوں اور احسانات کا آج تک کوئی شمار نہیں کر سکا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی نعمت پر یہ نہیں کہا کہ میں نے تجھ پر فلاں احسان کیا ہے فلاں نعمت سے نوازا ہے۔ان تمام نعمتوں میں سے صرف ایک نعمت اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی عطا فرمائی ہے۔جس کے عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ میں نے مومنین پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔وہ نعمت امام الانبیاء وخطیب الانبیاء، رحمۃ للعالمین، امام کائنات، امام اعظم جناب حضرت محمد ﷺ کو مومنین میں بطور رسول مبعوث کر کے مومنوں پر احسان جتلایا۔بعض میرے بھائی اس آیت کریمہ کو پڑھ کر یا لکھ کر حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کو ایک بڑا احسان بتلا کر عوام کو مغالطے میں ڈال دیتے ہیں جبکہ آپ اس آیت کو غور سے پڑھیں اور اس کا ترجمہ بھی پڑھیں تو آپ کو واضح ہو جائے گا کہ اس آیت میں ولادت کا تذکرہ ہے یا کہ بعثت کا اس بات کی تفصیلی وضاحت میں پچھلے سال ماہنامہ ''حرمین'' مارچ، اپریل 2011ء میں کر چکا ہوں اس لئے دوبارہ اس کو لکھنا ضروری نہیں مذکورہ ماہنامہ

''حرمین'' کا مطالعہ کر کے تفصیلی وضاحت پڑھ لی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو اتنی عظمت اور مرتبہ عطا فرمایا کہ پورے کا پورا قرآن پاک آپ ﷺ کی عظمت سے بھرا پڑا ہے۔ احادیث کی کتابیں آپ ﷺ کی عظمت سے بھری پڑی ہیں۔ لیکن افسوس سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ پورے قرآن پاک اور پورے ذخیرہ احادیث میں کہیں بھی مروجہ عید میلاد النبی ﷺ کا ذکر تک نہیں نہ جانے ہمارے ان بھائیوں نے کہاں سے یہ مروجہ عید میلاد النبی ﷺ کا تہوار بنالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے اور ہمیں دین سمجھنے اور پھر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عظمت کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن پاک میں فرمایا:

ا۔ ''ہم نے آپ ﷺ کا ذکر بلند کر دیا۔'' [الم نشرح:۴] (۲) ''ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔'' [الانبیاء:۱۰۷] (۳) ''اے نبی ﷺ یقیناً ہم نے آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا، گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، آگاہ کرنے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔'' [الاحزاب:۴۵،۴۶]

میں کون کون سی آیت لکھوں پورے کا پورا قرآن مجید ہی آپ ﷺ کی تعریف اور عظمت سے بھرا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ احادیث میں آپ ﷺ کی شان اور عظمت بھی اسی طرح واضح ہوئی ہے جس طرح قرآن مجید میں ہوتی ہے صرف ایک ہی حدیث بیان کر کے اپنی بات کو ختم کروں گا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ نے کیسے جانا کہ آپ ﷺ نبی ہیں اور آپ ﷺ کو نبی ہونے کا یقین کیسے ہوا؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بطحاء مکہ میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے۔ ایک فرشتہ تو میرے پاس ہی آ گیا اور دوسرا زمین اور آسمان کے درمیان رہا۔ پہلے فرشتے نے کہا کہ یہ وہی ہیں دوسرے نے کہا ہاں یہ وہی صاحب ہیں۔ پہلے نے کہا اچھا ان کا ایک آدمی سے وزن کرو یعنی ایک طرف یہ ہوں دوسری طرف وہ ہو۔ ان دونوں کو ترازو میں رکھ کر تولو، کون بھاری ہوتا ہے اور کون ہلکا ہوتا ہے چنانچہ میں تولا گیا تو میں ایک آدمی سے بھاری رہا۔ پھر اس نے کہا اچھا ان کو اب دس آدمیوں کے ساتھ تولو۔ تو میں دس آدمیوں کے ساتھ تولا گیا۔ تو میں ان دس آدمیوں سے بھاری رہا۔ تو پھر اس نے کہا کہ ان کو سو آدمیوں کے ساتھ تولو۔ چنانچہ مجھے سو آدمیوں کے ساتھ تولا گیا۔ تب بھی ان سے وزنی رہا۔ پھر اس نے کہا اب ان کو ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔ چنانچہ اب مجھے ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کیا گیا۔ تب بھی میرا وزن ان سے بھاری رہا۔ گویا میں اس وقت ان ہزار آدمیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ جس پلڑے میں وہ تھے وہ ہلکا ہونے کی وجہ سے اس طرح اوپر کی طرف اٹھ گیا ہے کہ وہ میرے اوپر گرنے والے ہیں۔ کہ ان میں سے ایک

نے دوسرے کو کہا کہ اگر ان کو ساری امت کے ساتھ وزن کرو تو یہ اپنی امت پر بھاری ہوں گے۔"

تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ ہر ایک اعتبار سے ساری مخلوق سے اعلیٰ اور اشرف ہیں۔

حضور ﷺ کی عظمت کو علی محمد صمصام رحمۃ اللہ نے پنجابی کی ایک نعت میں کچھ اس طرح بیان کیا۔

محمد ﷺ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا
جہاناں دی رحمت کہا کوئی نہیں سکدا

جتھے رات معراج سرکار پہنچے
ستاں فلکاں نوں چیر جا پار پوہنچے

مقام اُس تے نبیاں چوں جا کوئی سکدا
محمد ﷺ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

شہادت دی انگلی میرے پیر وانگوں
کھڑی کرکے دل آسمان تیر وانگوں

قمر کرکے ٹکڑے دکھا کوئی نہیں سکدا
محمد ﷺ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

پھرن پیر جگ تے جیوں برساتی ڈڈیاں
دعوے ہزاراں تے پگاں نے وڈیاں

پر روڑاں نوں کلمہ پڑھا کوئی نہیں سکدا
محمد ﷺ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

اوہ ختم نبوت دا سالار آیا
نبوت دے بوہے نوں ہے مار آیا

نواں ہُن نبی جگ تے آ کوئی نہیں سکدا
محمد ﷺ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

جے ستی فلاح مولا تھیں منگدے ہو
تاں کلمہ پڑھو پھیر کیوں سنگدے ہو

محمد ﷺ سوا بخشوا کوئی نہیں سکدا
محمد ﷺ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

گنہگارو، بدکارو، چوہڑے چمارو
محمد ﷺ دے دروازے تے آؤ یارو

سوا اُس دے سینے لگا کوئی نہیں سکدا
محمد ﷺ دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا

حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ مرتبہ اور شان عظمت، رفعت اور بلندی عطا فرمائی جو کائنات میں کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی۔ آپ ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت دنیا ہر طرح کی برائیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی آپ ﷺ کی تشریف آوری سے یہ سارے اندھیرے چھٹ گئے اور امن وسلامتی کا سورج طلوع ہوا ہر طرف نور ہدایت چھا گیا۔

حضور ﷺ آئے تو چمکیں فکرِ انسانی کی تنویریں
حضور ﷺ آئے تو ٹوٹیں جبر و محکومی کی زنجیریں

جمے ذہنوں کا زنگ اترا بجھے چہروں پہ نور آیا
حضور ﷺ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

تہذیب تمدن آیا۔ امن آیا قرار آیا
حضور ﷺ آئے تو عالم پہ بہار آئی نکھار آیا

ایک اور اہل دل نے اپنی عقیدت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

محمد ﷺ مصطفیٰ آئے بہار اندر بہار آئی
زمین کو چومنے جنت سے خوشبو بار بار آئی
جناب آمنہ کا چاند جب چمکا زمانے میں
قمر کی چاندنی قدموں پہ ہونے کو نثار آئی
بڑی مایوس تھی دائی حلیمہ جب گئی مکے
مگر آئی تو لے کر دو جہاں کا تاجدار آئی
حلیمہ دو جہاں قربان ہوں تیرے مقدر پہ
تیرے غربت کدے میں رحمت پروردگار آگئی
وہ آئے تو منادی ہو گئی سارے زمانے میں
بہار آئی بہار آئی بہار آئی بہار آئی

حضور ﷺ کی ذات گرامی تو ہر طرح کی خوبیوں، عظمتوں، رفعتوں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کو جو فرداً فرداً خوبیاں عطا فرمائی تھیں وہ تمام خوبیاں جمع کر کے اللہ تعالیٰ نے وہ حضور ﷺ کی ذات گرامی میں اکٹھی کر دی ہیں اور اہل حدیث تو ہمیشہ سے آپ ﷺ کی عظمت کو بیان کرتے آئے ہیں۔ جتنی عظمت حضور ﷺ کی اہل حدیث مانتے اور بیان کرتے ہیں اتنا کوئی دوسرا نہ مانتا ہے نہ بیان کر سکتا ہے۔ دوسرے لوگ صرف دعوے کرتے ہیں لیکن جب عظمت ماننے کی باری آتی ہے تو کسی اور کو عظیم مان لیتے ہیں۔ یعنی جب فرمان نبوی ﷺ کے مقابلے میں اپنے بزرگوں اور اماموں کی باتوں کو ترجیح دیتے ہیں اور الزام ان پر لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ اہل حدیث حضور ﷺ کی شان اور عظمت کو نہیں مانتے جو کہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔

عمر بن دحیہ کا کارنامہ:

دوسری تحقیق ہمارے سامنے یہ آئی کہ محفل میلاد کی پاکیزہ محفل میں راگ رنگ گاتے بجانے کا رواج شاہ اربل سے ہوا اور اس کی تائید ایک غیر مقلد مولوی عمر ابن دحیہ نے کی۔ آگے مولانا تحریر کرتے ہیں کہ پہلی بات

کہ شاہ اربل نے میلاد میں گانے بجانے کو شامل کیا یہ فعل خود ہمارے نزدیک جائز نہیں ہم تو یہاں تک زور دیتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے میلاد کی محفل کو اس طرح پاکیزہ رکھا جائے کہ لوگ اس میں بے وضو بھی شامل نہ ہوں۔

مزید تحریر سے پہلے ایک بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ میرا مقصد کسی کی دل آزاری یا کوئی فرقہ واریت کو ہوا دینا نہیں۔ میں تو اپنے اوپر لگائے گئے الزام کا جواب دینا چاہتا ہوں کیونکہ الزام کا جواب دینا ہمارا بنیادی حق ہے۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مذکورہ رسالہ میں عمر ابن دحیہ کو فوراً غیر مقلد لکھ کر ہمارے گھر میں پھینک دیا اور دلیل پیش کی کہ عمر ابن دحیہ مغرب کی نماز قصر ڈیڑھ رکعت پڑھتا تھا۔ اس لئے وہ غیر مقلد تھا کیونکہ مغرب کی نماز قصر آئمہ اربعہ میں سے کسی کی فقہ میں نہیں ہے اس لئے جو عمل آئمہ اربعہ سے ثابت نہ ہو وہ غیر مقلد کرتے ہیں۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مقلد اور غیر مقلد کی اصطلاح آپ کے ہاں ہی بولی جاتی ہے ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل حدیث ہیں ہمارے مسلک کی دلیل قرآن مجید اور حضور ﷺ کی صحیح احادیث ہیں۔ ہم نہ ہی مقلد ہیں اور نہ غیر مقلد ہم اہل حدیث ہیں یہ ضد اور تعصب کی بنیاد پر آپ لوگ ہمیں اہل حدیث کہنے کی بجائے غیر مقلد کہتے ہیں وہ بھی اس لئے اگر آپ ہمیں اہل حدیث کہنا شروع کر دیں تو ہمارے مسلک کی صداقت اور حقانیت کو آپ کو بھی تسلیم کرنا پڑے۔ تو آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ عمر ابن دحیہ اگر مغرب کی نماز قصر ڈیڑھ رکعت پڑھتا تھا تو میرے بھائی یہ تو اس کی اپنی خواہش پرستی تھی کہ وہ قرآن اور احادیث صحیحہ کو چھوڑ کر اپنی مرضی اور خواہش کی پیروی اور اتباع کرتا تھا یعنی اپنی خواہش کا مقلد تھا۔ تو اس کا یہ عمل تو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ تو آپ کا پیشوا اور امام تھا کیونکہ آپ بھی تو قرآن و حدیث اور آئمہ اربعہ کی تقلید کو چھوڑ کر اپنی خواہش کی تقلید کرتے ہیں اور پھر اس پر ضد اور تعصب کی بنیاد پر ڈٹے ہوتے ہیں۔ عمر ابن دحیہ کو میں نے آپ کا امام اور پیشوا اس لئے کہا کہ آپ کے مذکورہ رسالہ میں درج ہے کہ وہ مغرب کی نماز قصر ڈیڑھ رکعت پڑھتا تھا اور آپ کی مروجہ محفل میلاد کے بارے میں بھی اس نے تائید کی تھی تو آپ نے اس کی ایک بات کو رد کر دیا ہے اور ایک کو قبول کر لیا ہے اور اس کی ایک بات رد کرنے کے ساتھ بہت سی ایسی باتیں آپ لوگوں نے دین میں داخل کر لی ہیں جن کا سرے سے دین اسلام میں وجود تک نہیں نہ ان کا ثبوت قرآن سے ہے نہ احادیث اور نہ ہی ان کا ثبوت آئمہ اربعہ میں سے کسی کی فقہ سے اس لئے میں نے اس کو آپ کا پیشوا اور امام کہا ہے کیونکہ وہ شخص خواہش پرست تھا۔ خواہش کا مقلد تھا اور آپ بھی خواہش پرست اور خواہش کے مقلد ہیں اس لئے آپ اس سے بالکل سو فیصد ملتے جلتے ہیں اور ہم نے نہ اس کی ڈیڑھ رکعت کو مانا اور نہ اس کی محفل میلاد کی تائید کو مانا کیونکہ ان دونوں چیزوں کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں ملتا تھا اس لئے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ نہ وہ اہل حدیث تھا۔

اب میں آپ کے مذہب یعنی مسلک کی چند مثالیں دے کر آپ کو دلیل پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ

لوگ بھی اس کی طرح خواہش کے مقلد ہیں:

ا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے نام کی گیارہویں۔ (۲) پکی قبریں، ان پر قبے بنانا اور پھر مجاور بٹھانا۔ (۳) قل، ساتواں، دسواں اور چالیسواں۔ (۴) نماز جنازہ کے فوراً بعد دعا مانگنا۔ (۵) قبر پر اذان دینا۔ (۶) اذان سے قبل ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' پڑھنا۔ (۷) نماز سے فارغ ہو کر فوراً کلمہ طیبہ کے پہلے حصہ کا بلند آواز ذکر کرنا۔ (۸) مروجہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کا منانا۔ (۹) پاکپتن میں بہشتی دروازہ جس سے گزرنے والے کو جنت کا ٹکٹ دے دیتے ہو۔ (۱۰) بزرگوں کے درباروں پر عرس اور میلے لگانا۔

مذکورہ بالا دس باتوں کا ثبوت قرآن وحدیث اور فقہ حنفی سے دلیل کے ساتھ ثابت کر دو ورنہ تسلیم کرو کہ عمر ابن دحیہ نے تو مغرب کی نماز کو قصر پڑھنا شروع کیا تھا اور آپ لوگ تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں جو تحریر کی جا سکتی ہیں صرف اس لئے دس پر اکتفا کیا کہ مضمون لمبا نہ ہو جائے۔ اس لئے عمر ابن دحیہ ہمارا نہیں آپ ہی کی برادری کا امام تھا۔ ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کو کون زیادہ مانتا ہے یا آپ ﷺ کے ساتھ محبت اور عقیدت کون زیادہ رکھتا ہے تو وہ میں اعلانیہ کہوں گا کہ آپ ﷺ کے ساتھ محبت اور عقیدت بھی اہل حدیث ہی رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی عظمت و بلندی اور رفعت کو بھی اہل حدیث ہی مانتے ہیں اور یہ کہنا کہ ہم عقیدت اور محبت کی وجہ سے عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں تو یہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ حضور ﷺ کے ساتھ جتنی محبت اور عقیدت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تھی اتنی کسی کو بھی نہیں تو انہوں نے اپنی زندگی میں ایک مرتبہ بھی مروجہ عید میلاد النبی ﷺ نہیں منایا۔ اگر منایا ہے تو ثبوت پیش کرو۔ بلکہ میں تو صرف اتنا چیلنج کرتا ہوں کہ قرآن مجید کے تیس پاروں اور ذخیرۂ احادیث میں سے صرف ایک صحیح حدیث دکھا دو جس میں لفظ عید میلاد النبی ﷺ درج ہو لفظ عید میلاد النبی ﷺ دکھانا آپ کا کام تمہارا مسلک قبول کرنا میرا کام ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ لفظ عید میلاد النبی ﷺ موجود ہو ایسی کوئی بات قابل قبول نہ ہوگی جس میں یہ کہا جائے چونکہ، چنانچہ اس کا یہ مطلب ہے اس لئے ہم عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کو ماننے اور آپ ﷺ سے عقیدت اور محبت رکھنے اور آپ ﷺ کی سچی تابعداری نصیب فرمائے اور ہمیں ہدایت نصیب فرمائے اور ہمارے بھائیوں کو بھی قرآن وحدیث سمجھنے اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین